Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۳۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

قیمت ۲۵ پیسے

| جلد ۶۳/۲۸ | ۲ ذوالحجہ سنہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۷ فتح ۱۳۵۳ ہش ۔ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۸۹ |
|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں ابھی انفیکشن ہے۔ کمزوری بہت ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

ربوہ ۱۷ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے:-

حرکت کرنے سے پسلی میں اب بھی درد ہوتا ہے کل ضعف کی بہت شکایت رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

## شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۔ ۱۴ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۷۴ء کو ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا لئیق احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور سیدہ فائزہ صاحبہ سلمہا بنت محترم سید امتیاز احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور سیدہ فائزہ سلمہا محترم میر عبدالسلام صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔

ان کا نکاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۴ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز بعد نماز عصر برات محترم سید امتیاز احمد صاحب کے مکان واقعہ دارالصدر غربی (نزد "الفیض فلیٹس") گئی۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔

اگلے روز ۱۵ دسمبر کو بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب نے اپنی کوٹھی "بیت الحمد" واقعہ دارالصدر میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ ناصرہ آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

# تحریک دعاء خاص

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۶ نومبر کو انفلوئنزا اور BRONCHO PNEUMONIA کا شدید حملہ ہوا بخار تیز ہو گیا اور کھانسی کی تکلیف شروع ہو گئی۔ خون کے ٹیسٹ سے اس میں انفیکشن درمیانے درجہ کی نکلی۔ یہ تکلیف ایک ہفتہ بھر رہی مگر بیماری اور انفیکشن کے کنٹرول کی ادویہ سے ضعف بہت ہو گیا اور کھانسی کی تکلیف بھی جاری رہی۔ یہ حالت ایک ہفتہ رہی اور اس کے بعد پھر تیرہ دسمبر کو بیماری شدت سے عود کر آئی تیز بخار اور کھانسی شروع ہو گئی خون کا فوری ٹیسٹ کروایا گیا تو اس بار اس میں انفیکشن بہت زیادہ نکلی جو قابلِ فکر تھی۔ اس دفعہ انفیکشن کے کنٹرول کے لئے مجبوراً دو دوائیں شروع کروائی گئیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار دن میں بخار تو کچھ کنٹرول ہو گیا مگر کھانسی اور ضعف بہت ہے۔ کل مورخہ ۱۵/۱۲ کو خون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انفیکشن گو کم ہو گئی ہے مگر ابھی تک ہے۔ انفیکشن کا فوکس (مقام) اغلباً ناک اور گلے کے درمیان ہے۔ انفیکشن کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے فکر ہے۔ جلسہ بھی قریب آ رہا ہے جس کی وجہ سے فکر ہے۔ ان حالات میں خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ اُن کو جو تعلق اور محبت اپنے پیارے امام اور مشفق آقا سے ہے اس کے مدِنظر بہت خصوصیت سے انفرادی اور اجتماعی دعائیں کریں اور التزام سے یہ دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور صحت کامل طور پر بحال فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

والسلام

خاکسار

ڈاکٹر مرزا منور احمد

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش

# مبارک سفر اختیار کرنے والے خوش نصیب مسافر

انسان کی ایک بہت بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اجر و ثواب کا مستحق قرار پائے لیکن یہ استحقاق موقوف ہوتا ہے اُس مشقت پر جو انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں اٹھاتا ہے۔ جتنی زیادہ وہ مشقت اُٹھاتا ہے اُتنے ہی زیادہ اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کا ذریعہ نوافل کو قرار دیا ہے۔ نوافل سے مراد ہر وہ مشقت ہے جو انسان فرائض بجالانے کے بعد خدا تعالیٰ کی راہ میں از خود اٹھاتا ہے اور اس زائد مشقت کو اٹھانے میں ایک خاص رُوحانی لذّت محسوس کرتا ہے۔ الغرض اجر و ثواب کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں بڑھ چڑھ کر مشقت اٹھانے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

ایک مومن خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں بطیب خاطر از خود جو مشقتیں اٹھاتا ہے اور ان کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ذیل میں ہم ان میں سے ایک خاص مشقت کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہے علم دین حاصل کرنے کی غرض سے ایسے مقامات کا سفر اختیار کرنا جہاں سے علم حاصل ہو سکتا ہو اور معرفت کے خزانوں میں سے حصہ وافر مل سکتا ہو۔ سفر کتنا ہی آرام دِہ کیوں نہ ہو بہرحال سفر ہوتا ہے۔ اس میں انسان کو گھر کا آرام ترک کر کے اچھی خاصی صعوبت اٹھانا پڑتی ہے۔ جب انسان علم دین حاصل کرنے کی خاطر گھر کا آرام اور آسائشیں ترک کر کے دور و دراز مقامات کا سفر اختیار کرتا اور راستے کی تکلیف اور بے آرامی کو گوارا کرتا ہے تو وہ بہت بڑے اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جناب الٰہی سے جتنا عظیم اجر ملتا ہے اس کا اندازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

ترجمہ:- جو شخص علم کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑا ہو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے ایسے طالب علم کے اس فعل سے خوش ہو کر اپنے پَر اُس کے آگے بچھاتے ہیں، اور عالِم کے لئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اسکے حق میں دعا کرتی ہیں۔ عالِم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت دوسرے ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے۔ جو شخص علم دین حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیبہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔

جب ہم علم دین حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کرنے والے سفر کی ان عظیم الشان برکات کے پیش نظر اُس سفر پر نگاہ ڈالتے ہیں جو ہر سال ہزاروں ہزار احباب جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ذوق و شوق اور ولولہ عشق کے تحت اختیار کرتے ہیں تو اسکی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ ہمارا جلسہ سالانہ جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے جن دینی اغراض کے تحت منعقد کیا جاتا ہے ان میں سے ایک غرض خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ "تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو" اور پھر جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے "صرف طلب علم اور مشورۂ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا گیا ہے" اور یہ کہ اس میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ نیز یہ کہ اس جلسہ میں شرکت کے نتیجہ میں تازہ بتازہ نشانوں کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو سفر ایسے مقدس و بابرکت للّٰہی جلسہ میں شرکت کی غرض سے اختیار کیا جاتا ہے اس کے ایسی جگہ مقدس و مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ بلاشبہ اس للّٰہی جلسہ میں شمولیت کی غرض سے اختیار کئے جانے والا سفر بہت ہی مقدس و مبارک سفر ہے اور یہ سفر اختیار کرنے والے وہ خوش نصیب مسافر ہیں جن کے لئے بے اندازہ اجر و ثواب مقدر ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت جب ۱۸۹۱ء میں اس للّٰہی جلسہ کی بنیاد ڈالی تو جن خوش نصیب احباب کو اُس وقت حضورؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس میں شرکت کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی حضور علیہ السلام نے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور بطور خاص یہ دُعا کی کہ:-

"اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین" (آسمانی فیصلہ)

اور پھر ایک سال بعد جب حضورؑ نے ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی تحریک شائع فرمائی تو اس میں بھی اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کو یہ بشارت دی کہ انہیں ہر یک قدم کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ آپ نے رقم فرمایا:-

"ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس سے ظاہر ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے اختیار کئے جانے والا سفر ایسا مبارک سفر ہے کہ جس میں ہر یک قدم پر ثواب ملتا ہے۔ سو وہ لوگ جو جلسہ میں شرکت کی غرض سے سفر اختیار کریں گے وہ قدم بہ قدم ثواب کماتے ہوئے ثواب سے مالا مال ہو کر مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں گے اور پھر اس جلسہ کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور ہو کر اجر و ثواب سے لدے پھندے اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے۔ کیا ہی مبارک یہ سفر ہے اور کیا ہی خوش نصیب ہیں ایسے اختیار کرنے والے مسافر۔

قدم قدم پر اجر و ثواب سے مالا مال کرنے والا یہ مبارک سفر اب شروع ہونے والا ہے ایسے مبارک سفر کی توفیق ملنے پر شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ احباب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعائیں کرتے ہوئے آئیں۔ اسلام کی سربلندی اور دنیا بھر میں اسکے غلبہ کے لئے دعائیں کرتے ہوئے آئیں اور یہ دعائیں کرتے ہوئے آئیں کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے وعدوں کو جلد تر پورا فرمائے نیز اپنے وطن عزیز پاکستان کی سلامتی و بقاء اسکی ترقی و استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرتے ہوئے آئیں۔ جن کی نیت طلب علم اور حصول معرفت ہو اور جو محض للہ سفر کر رہے ہوں اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ دعاؤں میں مصروف ہوں ان کو تو اتنی مہلت اور فرصت ہی میسر نہیں ہوتی کہ ان کی زبانوں پر بجز ذکر الٰہی کوئی اور بات آئے یا وہ نعرے لگانے کا خیال دل میں لائیں۔ پس احباب ان باتوں سے مجتنب رہتے ہوئے دُعائیں اور ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے آئیں اور تمام تر کوشش اس امر کی کریں کہ انہیں ہر یک قدم پر ثواب ملے اور وہ اجر و ثواب سے مالا مال ہو کر مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں۔ غیر ضروری باتوں اور نعروں وغیرہ کے ذریعہ اس اجر و ثواب کو ضائع نہ ہونے دیں۔ وہ اس اجرِ عظیم کے مورد اسی طرح بن سکتے ہیں کہ سفر کے دوران ان کا لمحہ لمحہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں بسر ہو۔ اللہ تعالیٰ للّٰہی سفر اختیار کرنے والے سب خوش نصیب مسافروں کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں سفر کے دوران اپنی معیت سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شذرات

(از قلم مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

## شمع احمدیت کے پروانوں کا پہلا اجتماع

جماعت احمدیہ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۱ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا جس میں کپورتھلہ، مالیر کوٹلہ، امرتسر، لدھیانہ، جموں، لاہور، سیالکوٹ، بھیرہ، وزیر آباد، گجرات اور ضلع گورداسپور سے صرف ۷۵ مخلصین شامل ہوئے جن میں سے تین بزرگ قادیان کے باشندے تھے۔

اس اولین جلسہ کی کارروائی نہایت مختصر تھی۔ اجلاس بھی ایک تھا اور مقرر بھی ایک یعنی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رقم فرمودہ مضمون "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سُنایا اور حاضرین جلسہ نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ اسے شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ جلسہ کے بعد مطبع ریاض ہند امرتسر سے یہ چھپوایا گیا اور ایک ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔

رسالہ "آسمانی فیصلہ" میں حضورؑ نے یہ زبردست پیشگوئی فرمائی:-

"خدائے تعالیٰ اس سلسلہ کو بے نشان نہیں چھوڑے گا اور نہ اپنی تائید سے دستکش ہوگا بلکہ جیسا کہ اس کے پاک وعدے ہیں وہ ضرور اپنے وقتوں پر نشان تازہ بتازہ دکھاتا رہے گا جب تک کہ وہ اپنی حجت کو پوری کرے۔"

## نصرت الٰہی کا ایک تازہ بتازہ نشان

مؤرخ پاکستان جناب شیخ محمد اکرام ایم۔اے "موج کوثر" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"قرآن نے مسلمانوں بلکہ مسلمانوں اور دوسری قوموں کے درمیان فوقیت پانے کا یہ طریقہ بتایا تھا کہ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں اور اللہ انہیں جزا دے گا۔ انسانی زندگی کا یہ اٹل قانون دورِ حاضر کے بعض مناظرین نے پوری طرح نہیں سمجھا۔ عیب جوئی، مخالفت اور تشدد سے دوسرے فرقوں اور جماعتوں کی ترقی بند نہیں ہو سکتی۔ جو فرد اپنی جماعت کی ترقی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیک کاموں میں دوسروں سے بڑھ جائے۔ ہمارے بزرگوں نے عام مسلمانوں کو نظم و نسق، مذہبی جوش اور تبلیغ اسلام میں مرزائیوں پر فوقیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی بلکہ بیشتر فتووں اور عام مخالفت سے فتنہ قادیاں کا سدّباب کرنا چاہا ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب کسی قوم کے ساتھ بے جا سختی کی جائے تو اس میں ایثار اور قربانی کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جب کبھی عام مسلمانوں نے قادیانیوں کی مخالفت میں معمولی اخلاق، اسلامی تہذیب اور رواداری کو ترک کیا ہے تو ان کی مخالفت سے قادیانیوں کو فائدہ ہی پہنچا ہے، ان کی جماعت میں ایثار اور قربانی کی طاقت بڑھ گئی ہے اور ان کے عقائد اور بھی مستحکم ہو گئے ہیں۔" (ص ۱۲۳ طبع دوم ۱۹۵۸ء، ناشر فیروز سنز)

## نواب بہادر یار جنگ قادیان میں

نواب بہادر یار جنگ، قائد اعظم محمد علی جناح کے دست راست، آل انڈیا ریاستی مسلم لیگ کے صدر اور اسلامیان ہند کے مشہور سیاسی راہنما تھے۔ آپ نے مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس لاہور (منعقدہ ۲۲ تا ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء) میں شرکت فرمائی اور اس کے معاً بعد جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان بھی تشریف لے گئے جو اُن کی زندگی کا ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے۔

نواب صاحب جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور تنظیم و ایثار سے جس درجہ متاثر تھے اس کا کس قدر اندازہ ان کے اس مکتوب گرامی سے بھی ہو سکتا ہے جو انہوں نے لال گڑھی (جاگیر) سے ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کو شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر "اسلامی دنیا" (قاہرہ) و مدیر الحکم (قادیان) کے نام لکھا اور جس میں سفرِ قادیان کے تاثرات قلمبند کئے۔ آپ نے لکھا:-

"مارچ ۱۹۴۰ء کے اواخر میں لاہور مسلمانانِ ہند کا مرکز بنا ہوا تھا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ وہاں آل انڈیا مسلم لیگ کا وہ اہم اجلاس منعقد ہو رہا تھا جس نے ہندوستان کی سیاسیات میں ایک نئے باب کو کھولا۔ دوسرے اس لئے کہ خاکساروں کی جماعت پر حکومت پنجاب کی بیدردانہ آتش باری نے سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو آتش زیر پا کر دیا تھا۔ اجلاس مسلم لیگ کے اختتام پر میری تمام تر توجہ خاکساروں کے مسئلہ پر مرکوز تھی۔ اس سلسلہ میں ضرورت پیش آئی کہ میں اپنے کرم فرما چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب سے ملاقات کروں جو اس زمانہ میں وائسرائے کی مجلس وزراء کے اہم ترین رکن تھے۔ اس لئے بتاریخ .... مارچ ۱۹۴۰ء میں چند گھنٹوں کیلئے قادیان گیا۔ جہاں چودھری صاحب مقیم تھے۔ گو میں نے قادیان میں صرف چند گھنٹے بسر کئے لیکن ان چند گھنٹوں کی یاد ابھی تک تازہ ہے۔ اسٹیشن پر میرے کرمفرما مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور مولوی محمد اعظم صاحب[1] نے استقبال کیا۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر جماعت احمدیہ کی طرف سے کئی سال تک حیدر آباد میں مقیم رہے ہیں اور ان چند اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور مولوی محمد اعظم صاحب حیدر آباد کی مشہور دکان محمد اعظم معین الدین کے مالک اور مجلس اتحاد المسلمین کی مجلس عاملہ کے قدیم ترین رکن اور میرے رفیق کار ہیں اور ان چند نوجوانوں میں سے ہیں جن کی رفاقت پر میں فخر کرتا ہوں۔ ان دونوں حضرات نے زوالِ آفتاب تک مجھے قادیان کی ایک ایک گلی میں گھمایا اور جماعت احمدیہ کے ایک ایک ادارہ کی سیر کرائی۔

قادیان پنجاب ضلع گورداسپور کی ایک چھوٹی سی آبادی ہے۔ لیکن جماعت کا مرکز ہونے کی وجہ سے آج اس کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ ہر سال ماہ دسمبر میں وہاں اس جماعت کے متوسلین کا کثیر اجتماع ہوتا ہے جس کی خصوصیت میرزا غلام احمد صاحب کے جانشین میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا خطبہ ہے۔ ان خطبات کو احمدی عقائد سے اپنے کامل اختلاف کے باوجود میں التزاماً پڑھتا ہوں۔"

اس کے بعد لکھا:-

"احمدی جماعت کو اپنی بقاء و استحکام کے لئے جن شدید مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا اس نے قدرتاً ان میں مکمل تنظیم پیدا کر دی ہے اور چونکہ کوئی تنظیم ایثار کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے میں قادیان کے تمام اداروں کے تفصیلی معائنہ کے بعد یہ یقین رکھتا ہوں کہ اس جماعت کے پیرو اپنے اندر اطاعت امیر اور ایثار کے حقیقی جذبات رکھتے ہیں۔"

نواب بہادر یار جنگ مرحوم نے خط کے آخر میں اپنی اس قلبی خواہش کا اظہار فرمایا کہ:-

"خذ ما صفا کے اصول کے ماتحت میری دلی تمنا ہے کہ میں دنیا کے مسلمانوں کو اس چھوٹی سی جماعت کی طرح منظم اور ایک مرکز کے ماتحت جو اصولِ اسلامی کے مطابق ہے حرکت کرتا ہوا دیکھوں۔"

اسی وجہ سے قادیان کے سفر کو

[1] مکرم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی مراد ہیں جو اب انتقال کر چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



میں اپنی زندگی کے وہ لمحات سمجھتا ہوں جن میں میری نظرِ ہوشیار نے کچھ دیکھا اور حاصل کیا۔"
(کتاب "مرکز احمدیت۔ قادیان" صفحہ ۴۵۴۔۴۵۶۔ مؤلفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی)

## پناہ گزینوں پر روٹیوں کی بارش

## "احمدی طیارے کا کارنامہ"

اخبار انقلاب (لاہور) ۱۷ر ستمبر ۱۹۴۷ء نے عنوان بالا کے تحت حسب ذیل خبر شائع کی:۔

"یہ معلوم ہونے پر کہ فتح گڑھ چوڑیاں میں جو پناہ گزین جمع ہیں وہ قلتِ خوراک کی وجہ سے بھوکے مر رہے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کل ایک پرائیویٹ ہوائی جہاز کے ذریعے سے بہت بڑی مقدار میں وہاں روٹیاں گرائیں۔ اس کے علاوہ پناہ گزینوں کی تسلی وتشفی کے لئے عزم و استقلال کی تلقین کے پیغامات بھی گرائے۔" (ص۱)

## قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ ہمارے نئے سال کے دو ماہ گزرنے والے ہیں۔ اس وقت تک گنتی کی چند مجالس کی طرف سے مرکز کو چندہ وصول ہوا ہے۔ اب جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آ گئے ہیں۔ جلسہ سالانہ تک آپ اپنی مجلس کے جملہ خدام سے چندہ وصول کر کے جلسہ سالانہ پر آتے وقت ساتھ لیتے آئیں۔ نیز جن مجالس نے بجٹ اب تک مرکز کو نہیں بھجوایا وہ اپنی مجلس کا بجٹ بھی تشخیص کروا کر ساتھ لیتے آئیں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## خریدار صاحبان

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں نیز تبدیلی پتہ کی اطلاع دیتے وقت اپنا پتہ خوشخط اور صاف لکھا کریں۔

(مینیجر الفضل)

# "آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی)

انبیاء اور رسول جب بھی مبعوث ہوں وہ اکیلے اور تنہا ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت کے مطابق ان کی انتہائی مخالفت کی جاتی ہے۔ باوجود مخالفت کے خدا تعالیٰ کی نصرت مخالفین میں سے سعید الفطرت لوگوں کو ان کی طرف کھینچ لاتی ہے تو یہ راہِ راست اختیار کرنے والے ایک سے دو، دو سے چار اور اسی طرح تعداد دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔

سرکارِ دو عالم، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمینؐ جب مبعوث ہوئے آپؐ کو اکیلا سمجھ کر آپؐ کی انتہائی مخالفت کی گئی۔ پھر آپؐ پر ایمان لانے والوں کو سخت اذیتیں دی گئیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اُن کی تعداد بڑھتی گئی اور حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ فرزندانِ توحید کا جم غفیر تھا۔ حضور رحمۃ للعالمینؐ کے جاں نثاروں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کی ضرورت محسوس ہوتی تھی مرکز سے دوری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے زیادہ سے زیادہ مستفیض نہ ہو سکنے کی وجہ سے ان میں سستی نہ پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے) نکل پڑیں پس کیوں نہ ہو کہ ان کی جماعت میں ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر ہوشیار کرتے تاکہ وہ ڈرنے لگیں۔" (توبہ: ۱۲۲)

خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق صحابہؓ کے وفود مختلف علاقوں میں جاتے اور لوگوں کو دین کی باتیں سکھاتے رہتے۔ باہر سے بھی ایک ایک، دو دو اور وفود کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلامی تعلیم سے آگاہی، خاتم النبیین رحمۃ للعالمین کے اخلاقِ حسنہ سے وافر حصہ پا کر لوٹتے اور اپنے اپنے علاقہ اور قبیلہ میں دین کی باتیں سکھاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں بھی ایسا ہوتا رہا۔ ساتھ ہی آپ نے خدائی منشاء کے مطابق احباب جماعت کو دین کے معاملہ میں زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کے لئے ۱۸۹۱ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ اس جلسہ سالانہ کے بابرکت ہونے کے متعلق فرمایا:۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک صاحب ایسے ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔۔۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مبارک الفاظ میں جلسہ کی اہمیت اور برکات واضح ہیں۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی سنت

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ

(المومن ۵۲)

اور مسیح موعود علیہ السلام کو خدائی بشارتوں کے مطابق یہ جلسہ جماعت احمدیہ کا ایک زندہ نشان بھی ہے

خدا تعالیٰ نے اس جلسہ کی تائید کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارتیں بھی دیں۔ فرمایا:۔

"خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت ڈالوں گا اور اُن کو کثرت بخشوں گا۔"

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مژدہ سنایا ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

سب سے پہلے جلسہ سالانہ جس کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں رکھی گئی تھی، صرف پچھتر فرزندانِ توحید خدا کے جلوے، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے جانے والے درود و سلام کے نظارے کرنے اور پیارے مسیح کی پیاری باتوں کو سننے کے لئے موجود تھے۔ پھر خدائی بشارتوں کے مطابق اور اس کے فضل سے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ شمعِ احمدیت کے پروانے ٹھٹھرا دینے والی سردی اور گھر کے آرام و آسائش کو چھوڑ کر پچھتر سو نہیں بلکہ پچھتر ہزار سے بھی زیادہ اس الٰہی جلسہ پر آئے۔ ایک نئے ولولہ، نئے جذبے، نئی امنگوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے وافر حصہ پا کر لوٹے۔

ایک طالب علم سارا سال محنت اور جانفشانی کے بعد امتحان میں کامیابی پر تسلیم کرتا ہے کہ میری کامیابی اپنی محنت کے علاوہ میرے والدین کی دعاؤں اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے اسلئے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ والدین کے پاس پہنچ کر اپنی کامیابی کی خوشخبری سنائے اور وہ اس خوشی میں جھوم جھوم کر اس کی بلائیں لیں، دعائیں کریں اور آئندہ زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے ان سے مزید نصیحتیں حاصل کرے۔

سو اے احمدیت کے پروانو! خدائی بشارات کے زندہ نشانو! خلیفۂ وقت کے روحانی فرزندو! گزشتہ ابتلاؤں، آزمائشوں اور امتحانوں میں خدا تعالیٰ کے فضلوں، اپنی نیم شبی دعاؤں، صبر اور خلیفۂ وقت کی پیاری نصیحتوں پر عمل کر کے آپ نے کامیابی حاصل کی ہے تو سعادت مند بچہ کی طرح خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے اپنے روحانی باپ کے پاس حاضر ہو کر اپنی کامیابیوں پر اس کی دعائیں بٹوریں اور ہر آئندہ آنے والی آزمائش میں کامیابی کے لئے نصائح لو اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرو۔ خدا تعالیٰ نے ان ابتلاؤں اور آزمائشوں کو جلسہ سالانہ کے قریب ڈال کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے تا ان کامیابیوں پر خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے ساتھ ان مبارک ایام کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل کریں۔ اسلام اور احمدیت کے مجاہدو! خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق تمہارے ہاتھوں میں برکت رکھی ہے خود بھی اس جلسہ پر اور مالی استطاعت نہ رکھنے والوں کو بھی ساتھ لاؤ اور مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں شامل ہو جاؤ۔

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ
وَيَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسجد نور فرینکفرٹ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

## تین صد ترکی۔ یوگوسلاویہ عربی۔ ایرانی۔ پاکستانی اور جرمن مسلمانوں کی نماز عید میں شرکت

## تقریب کے مناظر جرمن ٹیلیویژن پر بھی دکھائے گئے

امسال بھی حسب دستور ماہ صیام پورے ادب و احترام سے منایا گیا۔ رمضان کے شروع ہونے سے قبل سحری اور افطار کے اوقات پر مشتمل ایک چارٹ تیار کرکے ملک بھر میں بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا۔ بعض لوگوں نے فون کرکے یا خط لکھ کر چارٹ منگوائے۔ ادھر روزے شروع ہوتے ہی مسجد میں تراویح اور درس قرآن مجید و حدیث نبوی صلعم شروع کر دیا گیا۔ روزانہ نماز عشاء اور تراویح کے بعد درس دیا جاتا جو پورے ماہ جاری رہا۔ مقامی تقویم کے مطابق یہ مبارک مہینہ ۲۰ اکتوبر کو اختتام کو پہنچا۔ اگلے دن یعنی ۲۱ اکتوبر کو عید الفطر کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ جس کے لئے فرینکفرٹ اور گردو نواح میں رہنے والے ملکی اور غیر ملکی مسلمانوں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ ایک ایرانی تاجر کے توسط سے عارضیۃً قالین حاصل کرکے مسجد کو سجا دیا گیا تھا۔ اسی طرح کلمہ طیبہ اور دیگر قرآنی عبارات پر مشتمل قطعات کے ساتھ مسجد نور کی دیواروں کو مزین کیا گیا۔ ہمارے خدام نے مل کر عید سے ایک روز قبل مسجد کے اندرونی اور بیرونی حصوں کی صفائی کر دی تھی۔ عید کے دن علی الصبح ترک مسلمانوں کا تیس بتیس افراد پر مشتمل ایک گروہ آن پہنچا جن کے اشتیاق دینی کے پیش نظر تلاوت قرآن کریم کا ریکارڈ لگا دیا گیا تھا جسے وہ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ مزید نمازیوں کی آمد سے مسجد کی رونق بڑھنے لگی اور ۸ بجے تک مسجد کا ہال مکمل طور پر پُر ہو چکا تھا۔ ابھی نمازیوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا جن کے لئے مسجد سے ملحقہ کمروں میں نماز ادا کرنے کی گنجائش بنا دی گئی تھی۔ خواتین کے لئے اندرون خانہ میں دو کمرے خالی کر دیئے گئے۔ آلہ مکبر الصوت کے ذریعہ تلاوت قرآن کی آواز مسجد اور اس سے ملحقہ تمام کمروں میں گونج رہی تھی۔

ساڑھے نو بجے تک مسجد نمازیوں سے بھر چکی تھی اور مسجد سے ملحقہ کمرے بھی بھر چکے تھے۔ جہاں مردوں میں کئی نسلوں مثلاً ترکی۔ ایرانی۔ عربی۔ یوگوسلاوی پاکستانی اور جرمن مسلمان موجود تھے۔ وہاں خواتین میں بھی یورپی اور غیر یورپی ملکوں کی نمائندگی ہو رہی تھی۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے نماز عید شروع ہوئی۔ اس وقت تک جرمن ٹیلیویژن صوبہ HESSEN کا وفد اپنے کیمروں وغیرہ سے لیس ہو کر پہنچ چکا تھا۔

نماز عید سے قبل خاکسار نے مختصر الفاظ میں صدقۃ الفطر کی اہمیت اور طریق نماز عید کو واضح کیا۔ نماز عید کے بعد جرمن زبان میں خطبہ دیا گیا جس میں اسلام کے اس چوتھے بنیادی رکن کی حکمت بیان کرنے کے علاوہ خاکسار نے اسلامی احکام کا فلسفہ بیان کیا۔ جن کی غرض معاشرہ کی اصلاح جسمانی اور روحانی پاکیزگی اور اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک ازلی اور ابدی تعلق جوڑنا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق روزہ کی عبادت کی اصل غرض و غایت اسی وقت پوری ہوتی ہے جب خورد و نوش کی پابندی کے ساتھ ساتھ تمام دیگر شرائط ضروریہ کو بھی مدنظر رکھا جائے

اس موقعہ پر ایک یوگوسلاوین بچی نے پہلے سے تیار شدہ جرمن زبان میں ایک مختصر سی تقریر کی جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ ایک انمول خزانہ ہے جس کے حصول کے لئے ہر مسلمان کو پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ یہ بچی دیگر یوگوسلاوین اور پاکستانی بچوں کے ساتھ مسجد کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی دینی کلاس کی ایک طالبہ ہے اس کلاس میں بچوں کو اسلامی اسباق مثلاً اسلام کے آداب کھانے پینے کے آداب۔ اٹھنے بیٹھنے اور سونے جاگنے کے آداب وغیرہ اور ناظرہ قرآن پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ کلاس گذشتہ چھ ماہ سے بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

اُسی شام جرمن T.V. پر عید کی تقریب کے مختلف مناظر دکھائے گئے اور اس طرح پر یورپ کے اس تثلیث کدہ میں ایک سچے اور زندہ خدا کی پرستش کا عملی نظارہ پیش کرنے کی توفیق حضرت محمد عربی صلعم کے اُن غلاموں کو ملی جو اس کے دین کا نام بلند کرنے کی خاطر اپنے وطنوں کو چھوڑ کر دنیا کے کونوں میں پھیلے ہوتے ہیں۔

اللّٰھم صل علی محمد
وعلی آل محمد

# "لوگنڈا" میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کی تکمیل

جماعت یوگنڈا کی طرف سے یہ خوشکن اطلاع ملی ہے کہ وہاں کی قومی زبان لوگنڈا میں قرآن مجید کا ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ الحمدللہ

اس ترجمہ اور تفسیر کی تیاری میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر۔ مکرم زکریا کریٹو صاحب مکرم سلیمان موانجے صاحب اور مکرم الحاج ابراہیم سنفوما صاحب نے بہت سا وقت دیا ہے مقامی دوستوں کا مخلصانہ تعاون دس سال کے طویل عرصہ پر ممتد ہے۔ مکرم زکریا کریٹو صاحب نے دن رات مسلسل کام کرکے اس سارے ترجمہ و تفسیر کو آخری شکل دی اور طباعت کے دوران بھی تصحیح و اصلاح کے فرائض سرانجام دیئے۔

مشرقی افریقہ کی بین العلاقائی زبان سواحیلی میں ترجمہ اور تفسیر کا کام ۱۹۵۳ء میں مکمل ہو گیا تھا۔ جبکہ پہلے ایڈیشن کے دس ہزار نسخے طبع کروائے گئے تھے ۱۹۷۲ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ موجودہ لوگنڈا ترجمہ میں اس سے بہت حد تک استفادہ کیا گیا ہے کیونکہ ترجمہ کرنے والے یہ تمام علماء سواحیلی زبان پر بھی عبور رکھتے ہیں۔

اگرچہ ملکی آزادی کے بعد تنزانیہ۔ کینیا اور یوگنڈا میں سواحیلی زبان کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور مشرقی افریقہ کے یہ تینوں ممالک سواحیلی ہی کو سرکاری زبان بنانا چاہتے ہیں۔ تاہم لوگنڈا کو اپنے ملک میں نمایاں فوقیت حاصل ہے اور موجودہ ترجمہ قرآن مجید کے مضامین کو یوگنڈا کے تمام لوگوں کے ذہنوں سے بہت قریب کر دے گا۔ انشاءاللہ

لوگنڈا ترجمہ ایک ہزار ایک صفحات پر مشتمل ہے اور یوگنڈا ایچھو کلمہ پیکیجنگ لمیٹڈ کمپالہ نے طبع کیا ہے۔ طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قرآنی انوار کو سارے علاقہ میں پھیلا دے اور جن علماء نے سالہا سال کی عرق ریزی سے یہ خدمت سرانجام دی ہے انہیں بھی ان کی خدمت کا عظیم اجر عطا فرمائے اور ان کی صحت۔ علم اور عمر میں برکت دے۔ مکرم الحاج ابراہیم سنفوما صاحب ایک ماہ سے بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی صحت اور سلامتی کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

سنہ ۱۹۷۳ء کی یہ عظیم اور نمایاں اسلامی خدمت ہے جو مشرقی افریقہ کی احمدی جماعت کے حصہ میں آئی ہے اللہ تعالیٰ تمام حصہ لینے والوں۔ تعاون کرنے والوں اور کام کرنے والوں پر اپنے افضال نازل فرمائے اور ان کی خدمات قبول کرکے ان میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

## اعلان ولادت

میرے بھتیجے عزیزم ناصر احمد امینی بریڈفورڈ انگلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے چار بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ میاں عبدالحق صاحب امینی مرحوم کا پوتا اور محمد احمد صاحب امینی کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ مسلم اور احمدیت کا سچا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

محمد سعید احمد امینی
بورڈنگ کی آبادی حاکم رائے
گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اُذکروا موتکم بالخیر

## بابا نور محمد صاحب دھرمکوٹی

میرے والد محترم جناب نور محمد صاحب حضرت مولوی فتح دین صاحب آف دھرمکوٹ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ نہایت مخلص اور دعاگو بزرگ تھے۔ آپ دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں آپ کو متعدد بار ہمارے دادا جان رحیم بخش صاحب کئی مرتبہ لے کر گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازراہ شفقت آپ کو گود میں اٹھا لیا کرتے تھے۔ عبادت کا یہ عالم تھا کہ چک نمبر ۹۶ گ ب مریخ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور جہاں کہ پاکستان بننے کے بعد آپ رہائش پذیر ہوئے تھے۔ زیادہ وقت مسجد میں ہی گذارتے تھے۔ تہجد کی نماز باقاعدگی سے پڑھنا اور قرآن پاک کی باقاعدگی سے تلاوت کرنا آپ کے معمول میں داخل تھا۔ دعاؤں کی قبولیت میں آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔ حتیٰ کہ علاقہ کے غیر احمدی دوست بھی اپنے مشکل اور پیچیدہ مسائل میں دعا کے لئے آپ کی طرف ہی رجوع کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب آپ مسجد میں اعتکاف کے لئے تشریف فرما تھے، تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ اُن کے اوپر مسجد کی چھت کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد آپ نے مسجد میں موجود دوستوں کو یہ خواب سنائی یہ عید کا روز تھا۔ اُسی روز ہی اُن کے منجھلے بیٹے عبدالحمید صاحب سلیمی کی بچی فوت ہو گئی۔ ابھی پچھلے سال کی ہی بات ہے کہ ہمارے گاؤں کے ایک احمدی دوست قاضی عبدالکریم صاحب بمع اپنی اہلیہ کے جب مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ گاؤں کے ایک اور احمدی دوست بشیر محمد صاحب بھی اُن کے ساتھ حج پر گئے۔ حج سے قبل ہی والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ دو اشخاص ان میں سے واپس پہنچے ہیں اور تیسرا انہیں پہنچ سکا۔ یہ خواب آپ نے مسجد میں سنائی جس سے ان کے واقفین بہت پریشان ہوئے۔ حج کے بعد وہاں چند احمدیوں کو روک لیا گیا تو فی الواقعہ دو اشخاص ہی یعنی قاضی صاحب اور اُن کی اہلیہ ہی واپس تشریف لائے اور بشیر محمد صاحب کئی ماہ بعد پاکستان پہنچے۔ آپ کی وفات پر علاقہ کے لوگ جب ہمارے پاس افسوس کے لئے پہنچے تو ان کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ یہ گاؤں اب ایک بہت بڑے بزرگ کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہے۔ انتہا درجہ منکسر المزاج تھے۔ لین دین کے معاملات میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ آپ شروع میں حقہ بہت پیا کرتے تھے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس ہے اور آپ بھی وہاں پہنچ گئے۔ جب مجلس میں بیٹھنے لگے تو ایک شخص نے باہر ہی روک لیا۔ اور ہاتھ سے حقہ پکڑ کر باہر رکھ دیا۔ اور آپ مجلس میں بھی نہ بیٹھ سکے۔ اتنے میں آپ بیدار ہو گئے۔ صبح ہوتے ہی مسجد میں آپ نے یہ خواب سنائی اور اسی روز سے حقہ پینا ترک کر دیا۔ آپ سلسلہ کے بہت عاشق تھے۔ چلتے پھرتے درود شریف اور دوسری دعاؤں کا ورد کرتے رہتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے برادرم عبدالقادر صاحب، برادرم عبدالحمید صاحب سلیمی اور خاکسار نیز دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے ہیں۔ سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ والد صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کریں۔ اور یہ کہ پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالمجید انور ایم اے)

## میری والدہ

میری والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری چوہدری اکبر علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف پھیروچیچی حال کھنری سندھ بعمر ۸۲ سال قلیل علالت کے بعد ۱۷ نومبر ۱۹۷۳ء کو بوقت نماز فجر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ صاحبہ پیدائشی احمدی تھیں۔ ان کے والد میاں غلام محمد صاحب نوشہرہ ضلع ہوشیارپور نے ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت گورداسپور میں کی تھی جب کہ حضور کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے سلسلہ میں وہاں مقیم تھے اور میرے نانا میاں غلام محمد صاحب وہاں ملازم تھے ایک دو دن کی صحبت نے ان کے اندر یہ تبدیلی پیدا کر دی کہ دل و جان سے گرویدہ ہو گئے۔ پھر گو خلافت ثانیہ کے شروع میں غیر مبائعین میں شامل ہو گئے تھے۔ مگر ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود کے اعلان کے بعد دوبارہ مبائعین میں شمولیت کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرما دی تھی۔

گو والدہ محترمہ پڑھی لکھی نہ تھیں مگر اُن کے والد مخلص صحابی تھے اور دوسری طرف ہمارے والد محترم چوہدری اکبر علی صاحب بھی صحابی تھے جنہوں نے ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس لئے والدہ محترمہ پر احمدیت کا نمایاں اثر ہوا۔ نماز اور چھوٹی سورتیں اور بہت سی دعائیں حفظ کر چھوڑی تھیں شروع سے ہی صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے والہانہ محبت تھی باقاعدہ تہجد گزار تھیں۔ اولاد کی بہترین تربیت کی۔ ہر مرکزی تحریک میں برابر حصہ لیتی رہیں۔ پھیروچیچی ضلع گورداسپور میں ایک طرف ہندو سکھ بھی ہمسائے تھے۔ جو آپ کی متحمل مزاجی بردباری اور رواداری کے مداح تھے۔ سلسلہ کی ترقی اور غلبہ کے لئے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات کی بلندی سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(ماسٹر فضل الدین طارق کنری ضلع تھرپارکر سندھ)

### تحریک جدید کے عملی تقاضے

# سگریٹ نوشی سے اجتناب

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا تاکیدی فرمان

گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے متعلق خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہل ربوہ اور پاکستان کے احمدی احباب کو مخاطب کرتے ہوئے جو بیش قیمت ہدایات اور نصائح فرمائیں اُن میں ایک اہم نصیحت سگریٹ نوشی سے اجتناب کے متعلق بھی تھی احباب جماعت کی توجہ اور یاددہانی کے لئے اسے دوبارہ ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین — حضور نے فرمایا:-

"جہاں بھی اجتماع ہو وہاں اجتماعی اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہیئے اور اجتماع کے نتیجہ میں جن کمزوریوں کے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اُن کمزوریوں سے بچنے کی کوشش ہونی چاہیئے۔

پس بیرون ملک سے آنے والے دوست اہل ربوہ کو تنقیدی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شہر بھی اور اس کے مکین بھی اُن کے لئے نمونہ ہیں اس اعتبار سے۔ وہ آپ پر تنقیدی نگاہ ڈالیں گے اور دیکھیں گے کہ آپ نے کس حد تک اپنی ذمہ داریوں کو نباہا ہے اور طہارت ظاہری اور باطنی کا باہم ثبوت بہم کیا ہے ...... اس سلسلہ میں میں ایک تو یہ کہوں گا کہ دوستوں کو سگریٹ اور حقہ پینے کی عادت نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر کسی کو اس کی عادت پڑ گئی ہے کہ وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تو اسے چاہیئے کہ پبلک جگہوں پر یعنی بازاروں میں برسر عام سگریٹ اور حقہ نوشی نہ کرے گو اس بات کا سارا سال خیال رکھنا چاہیئے لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تو خاص طور پر اس قسم کی کوئی حرکت نہ اہل ربوہ کی طرف سے ہونی چاہیئے اور نہ پاکستان کے مختلف علاقوں سے آنے والے دوستوں کی طرف سے ہونی چاہیئے کیونکہ پاکستان میں رہنے والے احمدی بیرونی ممالک کے احمدیوں کی نگاہ میں ایک ایسے ملک سے تعلق رکھتے ہیں جس میں احمدیہ جماعت کا مرکز ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن پر (منجملہ اہل ربوہ) زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ نومبر ۱۹۷۳ء مطبوعہ الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۷۳ء)

(منجانب شعبہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**بخاری شریف چودھواں پارہ ۱۴ اور تفسیر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نئی جلد ادارۃ المصنفین سے طلب فرماویں**

**رُومانی** طاقت کی دوا۔ اعصابی کمزوری کا زُود اثر علاج۔ قیمت ۱۰/- ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۴

---

**برائے فروخت یا رہن یا قبضہ:-** محلہ دارالنصر وسطی کی مسجد کے بالمقابل بڑی سڑک پر ایک نہایت عمدہ اور وسیع کوٹھی قابلِ فروخت ہے۔ رہن یا قبضہ بھی دی جا سکتی ہے۔ کوٹھی ۹ کنال زمین پر۔ ۶ بیڈ رومز۔ ۱ ڈرائینگ روم۔ ۱ ڈائننگ روم۔ کچن۔ سٹور۔ ۲ بڑے برآمدے۔ گیراج۔ ڈیوڑھی، سرونٹس کوارٹرز پر مشتمل ہے۔ غسلخانوں میں فلش سسٹم ہے۔ باغیچہ بھی ہے جس میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔ ٹیلیفون، بجلی غرض ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہیں۔ علاوہ ازیں چند سکنی پلاٹس بھی قابلِ فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب مجھ سے رابطہ پیدا فرمائیں۔

عبداللطیف لون "الباسط" ربوہ۔ فون ۵۰۶

---

**آپ کو جلسہ سالانہ میں شمولیت مبارک ہو**

(حکیم نظام جان اینڈ سنز)

---

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے!

---

**تاریخ احمدیت جموں و کشمیر**

از محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ)

زمانہ مسیح موعودؑ سے لیکر اب تک کی احمدیت کی تاریخ صفحات قریباً پونے تین سو۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ سفید۔ قیمت آٹھ روپے۔

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ

---

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاسِ عام مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۴ء بوقت ۱۱ بجے صبح دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے۔ ایجنڈا حسبِ ذیل ہے:-

# ایجنڈا

(۱) سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۴ء

(۲) انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ (۳) انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ

(۴) کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

خاکسار قاضی محمد نذیر

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

---

**زرعی اراضی برائے فروخت**

۲ مربع زمین ۱۵ ایکڑ فی مربع واقعہ چک نمبر T.D.A. تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا۔ زمین آباد ہے۔ پانی نہر بارہ ماہ میسر ہے۔

پتہ برائے خط و کتابت:-

کیپٹن ڈاکٹر محمد جی

۱۰ اسول لائنز۔ راشد منہاس روڈ۔ راولپنڈی

جلسہ سالانہ پر پتہ:-

ڈاکٹر محمد جی مکان بالمقابل ریلوے اسٹیشن ربوہ

---

**ہڈیوں کے ڈھانچوں پر**

گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا "سپر الفلفا ٹانک" استعمال کیجیے۔ یہ ٹانک خوب بھوک لگاتا۔ غذا جزوِ بدن بناتا۔ بکثرت خون پیدا کرتا۔ دل۔ دماغ۔ پھیپھڑے۔ گردہ مثانہ اور سلسلہ کو صحتمند بناتا ہے۔ لگاتار استعمال سے جسم پر گوشت پوست پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۴/-۔ ڈاک سے ۵/۵۰۔

**شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ**

---

**خورشید یونانی دواخانہ**

اور

حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب ربوہ

# مطب

گولبازار ربوہ

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

---

**سردیوں کا تحفہ**

شربت خانہ ساز: نزلہ زکام کھانسی کے لئے گرم پانی یا چائے میں استعمال کریں۔

بیوٹی لوشن: چہرہ کی خوبصورتی کے لئے۔

کاجل نور بصر: آنکھوں کی صحت و صفائی کے لئے تحفہ

**دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**

---

محترمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:-

"تریاقِ سلیمانی معدہ کی خرابی، ہاضمہ و قبض کیلئے بھی بیحد مفید ہے۔ خود بھی استعمال کر کے دیکھا۔ گھر میں ملازموں کو بھی دی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مفید ہے۔"

تیار کردہ:- المنار دواخانہ ربوہ۔

---

دیتا ہے شفا خاص جو شافی ہے حقیقی

ہم صاف یہ کہتے ہیں ہم اچھا نہیں کرتے

دمہ، بواسیر، بائیر یا، گنٹھیا، رعشہ اور پیچیدہ و موذی خطرناک امراض سے خدا تعالیٰ الشافی حقیقی کے فضل و کرم سے چند یوم میں شفا حاصل کرنے کے خواہشمند جلسہ سالانہ پر راولپنڈی جماعت میں ملیں۔

حکیم خواجہ محمد اسمٰعیل ململی والا

---

**مٹی کھانے کی عادت**

بچوں میں عام پائی جاتی ہے بے بی ٹانک BABY TONIC کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتی ہے نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دور ہو کر بچے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۴۹

---

**جوب اٹھرا** مرضِ اٹھرا کا کامیاب علاج مکمل کورس ۲۴/- روپے

**دوائی فضلِ الٰہی** اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۲۵/- روپے

**زُود جام عشق** طاقت کا جنرل ٹانک قیمت ۳۵/- روپے

**دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء پر جماعتی ملاقات کا پروگرام

| تاریخ | وقت | نام جماعتہائے | عرصہ ملاقات |
|---|---|---|---|
| ۲۶/۱۲/۷۴ جمعرات | ۸-۰۰ صبح | لاہور شہر و ضلع | ۶۰ منٹ |
| | | کیمبلپور شہر و ضلع | ۵ " |
| " | ۷-۳۰ شام | گجرات شہر و ضلع | ۴۰ " |
| | | میانوالی شہر و ضلع | ۵ " |
| | | پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژنز | ۳۰ " |
| | | جہلم شہر و ضلع | ۱۰ " |
| | | ڈیرہ غازیخاں شہر و ضلع | ۱۰ " |
| | | ساہیوال شہر و ضلع | ۳۰ " |
| ۲۷/۱۲/۷۴ جمعہ | ۸-۰۰ صبح | ملتان شہر و ضلع | ۴۰ " |
| | | راولپنڈی شہر و ضلع | ۴۵ " |
| " | ۷-۳۰ شام | سیالکوٹ شہر و ضلع | ۱۰۰ " |
| | | گوجرانوالہ شہر و ضلع | ۴۵ " |
| ۲۸/۱۲/۷۴ ہفتہ | ۸-۰۰ صبح | حیدر آباد و خیرپور ڈویژنز | ۵۰ " |
| | | شیخوپورہ شہر و ضلع | ۴۵ " |
| | | آزاد کشمیر | ۱۰ " |
| " | ۷-۳۰ شام | کوئٹہ بلوچستان | ۱۵ " |
| | | بہاولپور ڈویژن ہر سہ اضلاع | ۳۵ " |
| | | جھنگ شہر و ضلع | ۲۰ " |
| | | کراچی | ۳۰ " |
| | | مظفرگڑھ شہر و ضلع | ۱۰ " |
| ۲۹/۱۲/۷۴ اتوار | ۹-۰۰ صبح | سرگودھا شہر و ضلع | ۴۰ " |
| | | لائلپور شہر و ضلع | ۶۰ " |
| | | بیرون ممالک | ۱۵ " |

(پرائیویٹ سیکرٹری)

## اعلانِ نکاح و درخواستِ دعا

مکرم ملک رشید احمد صاحب لاہور کی صاحبزادی عزیزہ قدسیہ رشید سلمہا کا نکاح ہمراہ عزیز محمد امجد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ سول انجینئر ابن مکرم عبدالرحیم صاحب واپڈا مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۷۴ء مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ نے بر مکان مکرم ملک رشید احمد صاحب موصوف واقعہ ۲۶ مال روڈ لاہور پڑھا۔ پچیس ہزار روپے حق مہر قرار پایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔

عزیز محمد امجد صاحب ملازمت کے سلسلہ میں ۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو بیرون پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی اعلیٰ ترقیات اور سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مسعود احمد جہلمی سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

## جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء

## ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر فتح ۱۳۵۳ ہش مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس الٰہی جلسہ میں شامل ہوں اور پورے عزم و تعہد کے ساتھ اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

## محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب علیگ رانچی (بہار) وفات پا گئے

(اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب علیگ ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ رانچی (بہار) ۲۸ر نومبر ۱۹۷۴ء وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سید صاحب ممدوح وکالت کے میدان میں ایک خاص امتیازی مقام رکھتے تھے اور آپ وجیہہ شکل و صورت رکھتے تھے آپ کی قوتِ استدلال اور طرزِ بیان بہت مؤثر تھا۔

تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اموال و املاک کا بیشتر حصہ کسٹوڈین کی تحویل میں منتقل ہو چکا تھا جس کے حصول کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی خدمات حاصل کیں۔ سید صاحب نے ایسی محنت اور قابلیت سے کیس کو پیش کیا کہ کسٹوڈین مشرقی پنجاب نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے وجود کو تسلیم کر لیا۔ بنا بریں انجمن کے اموال اور اسکی جائیدادیں واگذار ہو کر اُسے مل گئیں۔ اس اہم کیس اور دیگر مقدمات کے سلسلہ میں انہوں نے متعدد مرتبہ بغیر فیس اور اخراجاتِ سفر لئے وکالت کی۔ علاوہ ازیں ہر مشکل مرحلہ پر صدر انجمن احمدیہ ان کے قیمتی مشوروں سے استفادہ کرتی رہی ہے اور آپ بھی ہمیشہ اپنی اہم مصروفیات کے باوجود نہایت انشراح صدر اور خوشدلی سے بلا معاوضہ قانونی راہنمائی فرماتے رہے ہیں۔

آپ تبلیغ میں خاص ذوق و شوق رکھنے والے، وسیع القلب، غیور، متوکل علی اللہ، مہمان نواز اور نہایت باقاعدگی سے ماہوار چندہ جات دینے کے عادی تھے۔ آپ ۱۹۵۸ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر چلے آ رہے تھے۔ آپ کو قرآن مجید سے عشق تھا۔ اسکی تلاوت کرنے اور اس کے مضامین پر غور و تدبر کرنے والے بزرگ تھے۔

آپ نے اپنی اولاد کی بھی ماشاء اللہ بہت اچھی تربیت کی ہے اور وہ بھی بفضلہ تعالیٰ اپنے والدِ مرحوم کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

## محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بیگم لیفٹیننٹ کرنل غلام محمد اقبال صاحب وفات پا گئیں

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بیگم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) غلام محمد اقبال صاحب ۳ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز منگل صبح سوا گیارہ بجے سی۔ ایم۔ ایچ۔ لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت میاں معراج دین عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ۴ر دسمبر کو بوقت دوپہر لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ نے تین صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

## الفرقان کا خاتم النبیین نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ الفرقان کا خاتم النبیین نمبر (بابت دسمبر ۱۹۷۴ء) طبع ہو کر تیار ہے۔ مکتبہ الفرقان گول بازار ربوہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جلسہ پر آنے والے خریدار اصحاب دستی طور پر بھی یہ نمبر دفتر سے لے سکتے ہیں۔

۸۸ صفحات پر ٹھوس مقالات اور نظموں کا مجموعہ ہے۔ عام قیمت دو (۲) روپے ہے۔ اپنے احباب کو تحفۃً پیش کرنا بھی مناسب ہے۔ (منیجر الفرقان ربوہ)